حافظ عبید اللہ (آخری قسط)

حضرت مہدی علیہ الرضوان اور مرزا قادیانی
چند غلط فہمیوں اور تلبیسات کا ازالہ

رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن اور رمضان کے نصف میں سورج گرہن ہو ہی نہیں سکتا

جواب: اگر رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن اور نصف رمضان میں سورج گرہن نہیں ہوسکتا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ روایت جھوٹی ہے کیونکہ اس میں تو یہی ذکر ہے کہ رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن اور رمضان کے نصف میں سورج گرہن ہوگا، نیز اس روایت میں دوبار یہ بیان ہوا ہے کہ ایسا گرہن جب سے زمین وآسمان بنے ہیں کبھی نہیں لگا جو اس بات کی دلیل ہے کہ اس روایت میں ایسے گرہن کی بات ہو رہی ہے جو خلاف عادت ہوگا، اور جیسا گرہن مرزا قادیانی کی زندگی میں لگا (یعنی رمضان کی تیرھویں رات کو چاند گرہن اور اٹھائیس رمضان کو سورج گرہن) ایسا گرہن تو مرزا سے پہلے بھی ہزاروں بار لگ چکا ہے اور جب تک زمین وآسمان ہیں لگتا رہے گا، بلکہ جیسا کہ بیان ہوا ''سوڈانی مہدی'' کی زندگی میں بھی لگ چکا ہے۔

مہینے کی پہلی رات کے چاند کو ''ہلال'' کہتے ہیں جبکہ روایت میں ''قمر'' کا لفظ ہے

مرزا قادیانی نے ایک مغالطہ یہ دیا ہے کہ اس روایت میں ہے کہ ''ینکسف القمر لأول لیلة من رمضان'' جس کا ترجمہ ہے کہ ''رمضان کی پہلی رات کو قمر یعنی چاند گرہن ہوگا''، یہاں مہینے کی سب سے پہلی رات مراد ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ پہلی رات کے چاند کو عربی میں ''ھلال'' کہتے ہیں نہ کہ ''قمر'' لہذا اس کا مطلب یہی ہے کہ چاند گرہن والی تین راتوں یعنی 13، 14 اور 15 میں سے پہلی رات یعنی 13 رمضان کو چاند گرہن ہوگا، چنانچہ مرزا لکھتا ہے:

''مولویت کو بدنام کرنے والو! ذرہ سوچو! حدیث میں چاند گرہن میں قمر کا لفظ آیا ہے، پس اگر یہ مقصود ہوتا کہ پہلی رات میں چاند گرہن ہوگا تو حدیث میں قمر کا لفظ نہ آتا بلکہ ہلال کا لفظ آتا کیونکہ کوئی شخص اہل لغت اور اہل زبان میں سے پہلی رات کے چاند پر قمر کا اطلاق نہیں کرتا بلکہ وہ تین رات تک ہلال کے نام سے موسوم ہوتا ہے''۔

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم، رخ 11، صفحہ 331)

ایک اور جگہ یوں لکھتا ہے:۔

''اے حضرات! خدا سے ڈرو جبکہ حدیث میں قمر کا لفظ موجود ہے اور بالاتفاق قمر اُس کو کہتے ہیں جو تین دن کے بعد یا سات دن کے بعد کا چاند ہوتا ہے'' (تحفہ گولڑویہ، رخ 17، صفحات 138و139)

<u>جواب</u>: دراصل یہ مرزا قادیانی کی جہالت ہے کہ وہ دعویٰ کر رہا ہے کہ ''قمر کا اطلاق پہلی تاریخوں کے چاند پر نہیں ہوتا بلکہ اس کا اطلاق تین یا سات راتوں کے بعد والے چاند پر ہوتا ہے''، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ مہینہ کی پہلی شب سے لے کر آخری شب کے چاند کو عربی میں قمر کہتے ہیں، صرف چاند کے مختلف اوقات مختلف حالتوں اور مختلف صفات کے لحاظ سے کبھی اسی قمر کو ہلال اور کبھی بدر کہا جاتا ہے، لیکن ہوتا وہ بھی قمر ہی ہے، آسان لفظوں میں ایسے سمجھیں کہ قمر کا اردو ترجمہ ہے ''چاند'' اور جس طرح اردو میں پہلی رات سے آخری رات تک کے چاند کو ''چاند'' ہی کہتے ہیں، اسی طرح عربی میں پورے مہینے کے چاند کا اصلی نام ''قمر'' ہی ہے، قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

﴿**والقمر قدّرناه منازل حتّیٰ عاد کالعرجون القدیم** (یٰس: 39)﴾ اور چاند ہے کہ ہم نے اس کی منزلیں ناپ تول کر مقرر کر دیہ ہیں، یہاں تک کہ وہ جب (ان منزلوں کے دورے سے) لوٹ کر آتا ہے تو کھجور کی پرانی ٹہنی کی طرح (پتلا) ہو کر رہ جاتا ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے ﴿**ھو الذي جعل الشمس ضیاءً و القمر نوراً وقدّره منازل لتعلموا عدد السنین والحساب** (یونس: 5)﴾ اور اللہ وہی ہے جس نے سورج کو سراپا روشنی بنایا، اور چاند کو سراپا نور، اور اُس کے (سفر) کے لئے منزلیں مقرر کر دیں تاکہ تم برسوں کی گنتی اور (مہینوں کا) حساب معلوم کر سکو۔

ان دونوں آیات میں پورے مہینے کے چاند پر قمر کا لفظ بولا گیا ہے خواہ وہ پہلی رات کا چاند ہو یا کسی دوسری تاریخ کا ، یہی بات ائمہ لغت نے بھی لکھی ہے، چنانچہ لغت کی مشہور کتاب ''**تاج العروس من جواھر القاموس**'' میں لکھا ہے:

''**الهِلال بالکسر غُرّة القمر**'' ہلال کہتے ہیں قمر کی ابتدائی صورت کو، پھر آگے لکھا ہے ''**یُسمّیٰ القمر لِلَیلتین من أول الشھر ھِلالاً**'' قمر کا نام مہینے کی پہلی دو راتوں تک ہلال رکھا گیا ہے۔

(تاج العروس، جلد 31، صفحہ 144، طبع کویت)

آپ نے دیکھا کہ صاف طور پر لکھا ہے کہ ہلال ''قمر'' کا ہی نام ہے، لیکن مرزا قادیانی اپنی اس جہالت کے باوجود ''الٹا چور کوتوال کو ڈانٹنے والے'' محاورہ کے مطابق علماء کو ڈانٹ رہا ہے، اب قارئین خود فیصلہ فرمائیں کہ نادان اور عقل کا اندھا کون ہے؟، پھر اگر مرزا قادیانی کی یہ جاہلانہ منطق ایک منٹ کے لئے تسلیم بھی کر لی جائے کہ ''قمر'' کا اطلاق مہینے کی شروع کی تین راتوں یا سات راتوں کے بعد والے چاند پر ہوتا ہے تو پھر بھی اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ چاند گرہن

رمضان کی تیرھویں رات کو ہوگا کیونکہ اس جھوٹی روایت میں الفاظ ہیں ’’ینخسف القمر لأول لیلة من رمضان‘‘ جس کا ترجمہ ہے کہ ’’قمر رمضان کی پہلی رات میں گرہن ہوگا‘‘ تو مرزا کی منطق کے مطابق بھی ’’قمر‘‘ کی پہلی رات چوتھی یا آٹھویں شب ہے تو کیا مرزا قادیانی کی زندگی میں رمضان کی چوتھی شب یا آٹھویں شب کو چاند گرہن ہوا؟ ، اور مرزا قادیانی نے ’’تنکسف الشمس فی النصف منه‘‘ کے بارے میں نہیں بتایا کہ ’شمس‘‘ یعنی سورج کا اطلاق بھی صرف قمری مہینہ کی 27، 28 اور 29 تاریخ کے سورج پر ہی ہوتا ہے یا مہینہ کے نصف یعنی 14 یا 15 تاریخ کو نکلنے والے سورج کو بھی ’’شمس‘‘ ہی کہتے ہیں؟۔

اگر یہ روایت جھوٹی تھی تو امام دارقطنیؒ نے اپنی کتاب میں کیوں ذکر کی؟

مرزا قادیانی نے سنن دارقطنی کی اِس روایت کے راویوں پر جرح کا جواب دیتے ہوئے ایک جگہ یوں لکھا:۔

’’اگر درحقیقت بعض راوی مرتبہء اعتبار سے گرے ہوئے تھے تو یہ اعتراض دارقطنی پر ہوگا کہ اُس نے ایسی حدیث کو لکھ کر مسلمانوں کو کیوں دھوکہ دیا؟ یعنی یہ حدیث اگر قابلِ اعتبار نہیں تھی تو دارقطنی نے اپنی صحیح میں کیوں اس کو درج کیا؟‘‘۔ (تحفہ گولڑویہ، رخ 17، صفحہ 133)

جواب: محدثین کا کام روایات کو ان کی سندوں کے ساتھ جمع کرنا اور ذکر کرنا ہوتا ہے، اب یہ علماء اصول حدیث اور محققین کا کام ہے کہ وہ ہر روایت کے متن اور سند کی جانچ پرکھ کریں، محض کسی روایت کا کسی کتاب حدیث میں مذکور ہونا ہرگز اس روایت کے صحیح ہونے کی دلیل نہیں اور نہ اصول حدیث کا ایسا کوئی قاعدہ ہے، پھر ہماری زیرِ بحث روایت (بفرض محال اگر صحیح بھی ہو) تو نہ کسی صحابی کا قول ہے اور نہ ہی آنحضرت ﷺ کا فرمان بلکہ سنن دارقطنیؒ میں بھی صرف کسی ’’محمد بن علی‘‘ نامی شخص کی طرف منسوب قول ہے جو حجت نہیں اور نہ ہی امام دارقطنیؒ نے کہیں لکھا ہے کہ یہ روایت صحیح ہے، نیز اگر مرزا قادیانی کی اِس نرالی منطق کو تسلیم کرلیا جائے کہ چونکہ فلاں محدث نے اپنی کتاب میں فلاں روایت ذکر کی ہے لہٰذا یہ دلیل ہے کہ وہ روایت صحیح ہے تو پھر ہمارا سوال ہے کہ مرزا قادیانی نے اُن تمام روایات کو مجروح، مخدوش اور غیر صحیح کیوں کہا جن کے اندر آنے والے مہدی کی علامات اور صفات کا ذکر ہے وہ بھی تو کتب حدیث میں مذکور ہیں بلکہ اُن کتابوں میں ہیں جنہیں صحاح ستہ کہا جاتا ہے۔

مرزا قادیانی نے ایک دھوکہ اور دیا ہے ’’سنن دارقطنی‘‘ کو ’’صحیح دارقطنی‘‘ کا نام دینے کی کوشش کی ہے، حالانکہ امام دارقطنیؒ نے ہرگز اپنی اِس کتاب کا نام ’’صحیح‘‘ نہیں رکھا۔

آخری بات

مرزا غلام احمد قادیانی نے قاضی نذر حسین ایڈیٹر اخبار قلقل (بجنور۔ روہیل کھنڈ) کے نام ایک خط لکھا تھا، اس

میں اس نے تحریر کیا کہ:۔

”اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود و مہدی معہود کو کرنا چاہیے تھا تو پھر میں سچا ہوں اور اگر ایسا کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں“۔

(مکتوبات احمد، جلد 1، صفحہ 498 / الحکم، 24 جولائی 1906، صفحہ 9)

اور احادیث صحیحہ میں یہ بیان ہوا ہے کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان جب تشریف لائیں گے تو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے، وہ زمین میں حکومت بھی کریں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُن کے پیچھے نماز بھی پڑھیں گے، مرزا قادیانی مر گیا لیکن زمین ظلم وستم سے بھری تھی اور آج تک ظلم وستم ہو رہا ہے، مرزا قادیانی کو اپنے گاؤں قادیان میں بھی کبھی حکومت نہیں نصیب ہوئی بلکہ وہ ساری زندگی انگریز کی غلامی میں رہا اور لوگوں کو بھی انگریز کی غلامی کی یوں تلقین کرتا رہا:

”میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اِس سلطنت (یعنی انگریزی حکومت۔ناقل) کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں۔ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں پھر کیونکر ممکن تھا کہ میں اس سلطنت کا بدخواہ ہوتا یا کوئی ناجائز باغیانہ منصوبے اپنی جماعت میں پھیلاتا جبکہ بیس برس تک یہی تعلیم اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی دیتا رہا“۔

(تریاق القلوب، رخ 15، صفحات 155 و 156)

اور چونکہ وہ خود عیسیٰ بن مریم ہونے کا مدعی ہے لہذا اُس کے پیچھے عیسی علیہ السلام کے نماز پڑھنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا، وہ تو ایسا مہدی تھا جس کی امامت دوسرے کرواتے تھے، کیا اب بھی مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے میں کوئی شک رہ جاتا ہے؟۔

وما علینا الا البلاغ المبین

قارئین متوجہ ہوں!

سالانہ چندہ ختم ہونے اور مدتِ خریداری کی اطلاع قارئین کی سہولت کے لیے لفافے پر پتے کے اوپر درج کر دی گئی ہے۔جن قارئین کا زرتعاون اگست 2015 میں ختم ہو چکا ہے انھیں ستمبر 2015 کا شمارہ ارسال کیا جا رہا ہے۔ براہِ کرم سالانہ زرِتعاون -/200 روپے ارسال فرما کر نئے سال کے لیے تجدید کرالیں۔ یہ رقم بذریعہ منی آرڈر -/200 روپے یا درج ذیل موبائل نمبر 0300-6326621 پر -/270 روپے ایزی لوڈ کے ذریعے بھی بھیجی جا سکتی ہے۔(سرکولیشن منیجر)

”نقیب ختم نبوت“ کی ترسیل، شکایات اور دیگر معلومات کے لیے رابطہ نمبر: 0300-7345095